Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۴ رجب ۱۳۹۶ھ ٭ ۲۳ وفا ۱۳۵۵ہش ٭ ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۶۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلاء بھی آویں

ابتلاؤں کے ذریعہ رضا بالقضا اور صبر کی قوّت بڑھتی ہے

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمّ و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلافِ حالات اور تغیّر و تبدیلِ اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے ٭ بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہمّ و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلۂ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتۂ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوّتیں بڑھتی ہیں جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلاء آویں تاکہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔"

(الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اہم دینی اغراض سے کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور حضور کامیابی اور صحت و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

ربوہ ۲۳ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

شدید ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

نویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو یکم جولائی ۱۹۷۶ء کو شروع ہوئی تھی ۲۱ جولائی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔

۲۰ جولائی کو طلباء و طالبات کا امتحان لیا گیا جس میں ۳۶۷ طلباء اور ۵۸۲ طالبات نے شرکت کی۔

آخری روز یعنی ۲۱ جولائی کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ان تقاریر کے اقتباس بصورت ٹیپ سُنائے گئے جو حضور نے ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھیں۔ یہ تقاریر نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنی گئیں اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئیں۔

(کلاس کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ بعد میں اشاعت پذیر ہوگی)

۶ جولائی ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ امۃ السلام کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ملک محمد نسیم صاحب کا فرزند اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم (آف ننکانہ صاحب) کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام محمد اُسامہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بنائے صحت والی لمبی زندگی دے اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(عبدالجلیل عشرت۔ لاہور)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ رماہ وفا ۱۳۵۵ھ ش
۲۳ رجولائی ۱۹۷۶ء

دُعاؤں کے خصوصی پروگرام کا ایک اہم حصّہ — دُرود شریف

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی مبارک تحریک کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کے سامنے دُعاؤں اور عبادات کا جو خصوصی پروگرام رکھا ہے اس میں یہ بھی شامل ہے کہ احباب تسبیح وتحمید، درود شریف اور استغفار کا روزانہ کم از کم تینتیس تینتیس بار ورد کریں۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید، درود شریف اور استغفار دراصل عبادات کے لوازم اور آداب میں شامل ہیں۔ ان کے ورد کے بغیر جو دُعائیں کی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرفِ قبولیت کا اعلیٰ وارفع مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث نبویہؐ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی یہ روایت آئی ہے کہ

سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دُعا کرتے ہوئے سُنا۔ آپؐ نے دیکھا کہ نہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دُعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بُلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں دُعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد وثناء کرے پھر نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجے اور اس کے بعد حسب منشاء دُعا کرے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

حقیقت یہ ہے کہ مومن کو خدا اور اُس کے رسولؐ سے جو والہانہ محبت وعقیدت ہوتی ہے اس کا یہ لازمی نتیجہ ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فطری محبت اور جوش کے ساتھ سب سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اور پھر نہایت اخلاص اور دلی جذبہ کے ساتھ وہ اس کے اس پاک رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے میں مشغول ہوجاتا ہے جس کے طفیل اسے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوئی اور اس کے دل میں قبولیت دُعا کا جذبہ ایک زندہ، اٹل اور محکم حقیقت کے طور پر پیدا ہوا۔ درود شریف دراصل ایک ایسی جامع دُعا ہے کہ اس میں ساری دُعائیں اور احتیاجیں شامل ہوجاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معرفت وعرفان کا اعلیٰ مقام رکھنے والے اہلِ ذوق بسا اوقات اپنی دُعاؤں کا سارا وقت درود شریف ہی کے لئے وقف کر دیتے ہیں اور اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُن کی ساری ضرورتیں اور احتیاجیں درود شریف ہی کے طفیل پُوری کر دیتا ہے۔

اس زمانہ کے مامور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُر معارف تصانیف میں جہاں اسلامی اور قرآنی تعلیم کے دیگر بہت سے ایسے پہلوؤں کو جنہیں دنیا فراموش کر چکی تھی اجاگر کیا ہے اور بڑے ہی دلربا رنگ میں ان پر روشنی ڈالی ہے وہاں درود شریف کی فضیلت واہمیت کو بھی بار بار مختلف انداز میں واضح فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے بطور حکم یہ فرمایا کہ

صلّ علیٰ محمد واٰل محمد سیّد ولد اٰدم وخاتم النبیّین

(ترجمہ) درود بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔

حضور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اس کے طفیل سے ہیں اور اس سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ .... اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسولؐ پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبت اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین وطاہرین کی وراثت پاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

حضور نے اپنی شرائط بیعت میں سے تیسری شرط یہ مقرر فرمائی ہے کہ:۔

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالے گا۔"

(اشتہار ۱۲ر جولائی ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ السلام درود شریف کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کے طفیل .... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوجاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ .... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اسکو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔" (الحکم جلد ۷، نمبر ۸ صفحہ ۷)

(باقی صفحہ ۶ پر)

یاربّ مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر کی خبر سُن کر)

یاربّ مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر
اُسکے ہر اک قدم کی ہر اک رہگذر کی خیر
از ابتداء تا انتہاء ہر ہمسفر کی خیر
ہر کوچ ہر مقام کی شام وسحر کی خیر۔ یارب مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

تُو جانتا ہے تیرے ہی در کے ہیں ہم فقیر
تیرے سوا نہیں ہے ہمارا کوئی نصیر
تجھ پہ عیاں ہے حالِ دلِ زار اے خبیر
دن رات مانگتے ہیں ترے بحر وبر کی خیر۔ یارب مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

وہ جو کہ بہرِ تشنگاں ابرِ بہار ہے
جس کا کہ اہلِ غرب کو پھر انتظار ہے
وہ جس کی دید باعثِ صد افتخار ہے
اُس قافلہ سالار اُس رشکِ قمر کی خیر۔ یاربّ مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

پھر خانۂ خدا سے سویڈن میں صبح وشام
ہوگا خدا کے نام کی عظمت کا اہتمام
دینِ محمدی کا دیا جائے گا پیام
یوں ہوگی اہلِ غرب کے دیوار ودر کی خیر۔ یاربّ مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

اپنی بھی خیر مانگ اے شبّیر بے نوا
اُن کے حضور پیش کر درخواستِ دُعا
اِس وقتِ امتحان میں ٹل جائے ہر بلا
ایامِ ہجر میں مرے قلب وجگر کی خیر۔ یاربّ مرے حبیب کے عزمِ سفر کی خیر

شبیر احمد واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

زکوٰۃ

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ربوہ

(۳)

زمینوں کی پیداوار کا نصاب اور شرح زکوٰۃ

علمائے اسلام نے زرعی زمین کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے خراجی یعنی ان علاقوں کی زمین جن پر مسلمانوں نے بزور شمشیر قبضہ کیا لیکن وہاں زمین فوجیوں میں تقسیم کرنے کی بجائے حکومت کی ملکیت میں رہنے دی گئی اور زراعت کے لئے انہیں لوگوں کو دیدی گئی۔ جو اس پر پہلے سے قابض چلے آرہے تھے ایسی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی بجائے خراج یعنی مالیہ عائد ہوگا جس کی شرح اور مقدار حالات اور حکومت کی ضرورت کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

زمین کی دوسری قسم عشری کہلاتی ہے جیسے ارض حجاز کی زمین یا جن علاقوں کی زمین مسلمان فوجیوں میں تقسیم کر دی گئی ہو اور انہیں ان کا مالک بنا دیا گیا ہو ایسی زمینوں کی پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ بطور زکوٰۃ واجب ہوگا بشرطیکہ بارانی ہوں اور پیداوار پانچ وسق اندازاً اکیس من ہو اگر پیداوار اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی ہاں پیداوار اگر اکیس من یا اس سے زیادہ ہو تو اس کا دسواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر زمین چاہی یا نہری ہے یا چشمہ کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو زکوٰۃ کی شرح نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ہوگی۔ یہ زکوٰۃ تب واجب ہوگی جبکہ اس زمین سے حکومت مالیہ وصول نہ کرتی ہو اگر مالیہ لگا ہوا ہے تو پھر اصولاً زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کیونکہ ایک چیز سے دو مستقل ٹیکس وصول نہیں کئے جا سکتے۔ جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ اصولاً زمین کی اسی پیداوار پر زکوٰۃ ہے جو قابل ذخیرہ ہے جیسے اناج۔ خشک پھل مثلاً کھجور کشمش وغیرہ گویا جو پیداوار قابل ذخیرہ نہیں اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اگر زمین بٹائی پر دی گئی ہو تو مشترکہ پیداوار سے زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد مالک اور مزارع میں بقیہ پیداوار تقسیم کی جائیگی۔

جنگلی شہد جس کی مکھیوں کو پالنے پر انسان کا کچھ خرچ نہیں آتا اگر دس مشکیزہ کے برابر حاصل ہو جائے تو ایک مشکیزہ بطور زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا اگر دس سے کم مشکیزے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی گویا شہد کا نصاب دس مشکیزے تسلیم کیا جاتا ہے پالتو مکھیوں کے شہد پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

جانوروں کا نصاب

زکوٰۃ اور شرح زکوٰۃ

زکوٰۃ کے جانوروں سے مراد مویشی ہیں جیسے اونٹ، گائے، بیل، بکری بھیڑ۔ چھترا دنبہ گھوڑے، خچر اور گدھے کے بارہ میں اختلاف ہے بعض نے انہیں اموال زکوٰۃ میں شامل کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا۔ نیز مویشیوں پر زکوٰۃ تب واجب ہوگی جب کہ وہ قدرتی چراگاہوں میں چرو چگ رہے ہوں اور گھر میں ان کو چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے۔

نصاب:- اونٹوں کا نصاب زکوٰۃ پانچ ہے۔ اگر کسی کے پاس پانچ سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ شرح زکوٰۃ کی تفصیل یہ ہے

۵ راس اونٹ سے ۹ راس تک کیلئے	زکوٰۃ ایک بکری یا اس کی قیمت
۱۰ راس اونٹ سے ۱۴ راس تک کے لئے	زکوٰۃ دو بکریاں یا انکی قیمت
۱۵ راس اونٹ سے ۱۹ راس تک کے لئے	زکوٰۃ تین بکریاں یا انکی قیمت
۲۰ راس اونٹ سے ۲۴ راس تک کے لئے	زکوٰۃ چار بکریاں یا انکی قیمت
۲۵ راس اونٹ سے ۳۵ راس تک کے لئے	زکوٰۃ ایک اونٹنی یکسالہ یا انکی قیمت
۳۶ راس اونٹ سے ۴۵ راس تک کے لئے	زکوٰۃ ایک اونٹنی دو سالہ یا اسکی قیمت
۴۶ راس اونٹ سے ۶۰ راس تک کے لئے	زکوٰۃ ایک اونٹنی سہ سالہ یا انکی قیمت
۶۱ راس اونٹ سے ۷۵ راس تک کے لئے	زکوٰۃ ایک اونٹنی چار سالہ یا اسکی قیمت
۷۶ راس اونٹ سے ۹۰ راس تک کے لئے	زکوٰۃ دو اونٹنیاں دو سالہ یا انکی قیمت
۹۱ راس اونٹ سے ۱۲۰ راس تک کے لئے	زکوٰۃ دو اونٹنیاں سہ سالہ یا انکی قیمت

اس کے بعد ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر ایک سہ سالہ اونٹنی۔

گائیوں اور بھینسوں کی زکوٰۃ

گائے اور بھینس ایک ہی جنس شمار ہوتی ہیں اور ان میں بیل اور بھینسے بھی شامل ہیں۔ پس ان کے نصاب اور زکوٰۃ کا انحصار ان کی مجموعی تعداد پر ہوگا نہ کہ ہر ایک جانور کی الگ الگ تعداد پر۔ خواہ ان میں سے کسی ایک یا زیادہ جانوروں کی تعداد نصاب سے کم ہو اگر ان جانوروں کی مجموعی تعداد نصاب کے برابر ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی آئندہ جہاں گائے کا لفظ آئے اس میں گائے بیل۔ بھینس بھینسا سب شامل ہوں گے

گائیوں کا نصاب ۳۰ راس ہے ۳۰ سے کم جانوروں پر زکوٰۃ نہیں۔ اور ان کی زکوٰۃ کی شرح ہر تیس راس پر ایک یک سالہ گائے اور ہر چالیس راس پر ایک دو سالہ گائے ہے مثلاً

۳۰ راس گائے سے ۳۹ راس تک کیلئے زکوٰۃ ایک گائے ایک سالہ یا اس کی قیمت

۴۰ راس گائے سے ۵۹ راس تک کیلئے زکوٰۃ ایک گائے دو سالہ یا اس کی قیمت

۶۰ راس گائے سے ۶۹ راس تک کیلئے زکوٰۃ ایک گائے دو سالہ اور ایک یکسالہ یا انکی قیمت

۸۰ راس گائے سے ۸۹ راس تک کے لئے زکوٰۃ دو گائیں دو سالہ

۹۰ راس گائے سے ۹۹ راس تک کیلئے زکوٰۃ تین گائیں ایک سالہ

۱۰۰ راس گائے سے ۱۰۹ راس تک کیلئے زکوٰۃ ایک گائے دو سالہ اور دو گائے یک سالہ یا انکی قیمت

۱۱۰ راس گائے سے ۱۱۹ راس تک کے لئے زکوٰۃ دو گائے دو سالہ اور ایک یکسالہ یا انکی قیمت

۱۲۰ راس گائے سے ۱۲۹ راس تک کے لئے زکوٰۃ تین گائے دو سالہ یا چار یکسالہ یا انکی قیمت

اور اسی طرح آگے حساب چلتا جائے گا۔

بکریوں وغیرہ پر زکوٰۃ

بکریاں، بھیڑیں، چھترے اور دنبیاں ایک ہی جنس شمار ہوتی ہیں اور ان کے نصاب اور ان کی زکوٰۃ کا انحصار بھی ان کی مجموعی تعداد پر ہوگا نہ کہ ہر جانور کی الگ الگ تعداد پر۔ آئندہ جہاں بکری کا لفظ آئے اس میں بکرا۔ بکری مینڈھا بھیڑ دنبہ اور دنبی سب شامل ہوں گے

بکریوں کا نصاب ۴۰ راس ہے چالیس سے کم جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور ان کی شرح حسب ذیل ہے۔

۴۰ راس بکری سے ۱۲۰ راس تک کیلئے	زکوٰۃ ایک بکری یا اس کی قیمت
۱۲۱ راس بکری سے ۲۰۰ راس تک کے لئے	زکوٰۃ دو بکریاں یا ان کی قیمت
۲۰۱ راس بکری سے ۳۰۰ راس تک کیلئے	زکوٰۃ تین بکریاں یا ان کی قیمت

اس سے اوپر ہر سو بکری پر ایک بکری بطور زکوٰۃ واجب ہے اور اگر بکریاں پورے سینکڑوں کی تعداد میں نہ ہوں بلکہ کم ہوں تو کسر پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ پس ۳۰۱ سے لیکر ۳۹۹ بکریوں پر بھی تین بکریاں ہی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

متفرق مسائل

مختلف نصاب والے اموال:- اگر کسی کے پاس مختلف قسم کا الگ الگ نصاب زکوٰۃ والا مال ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی بجائے خود نصاب کے مطابق نہ ہو بلکہ کم ہو خواہ ان سب کی مجموعی قیمت ہزاروں تک پہنچتی ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مثلاً کسی کے پاس چار اونٹ ۲۹ گائیں۔ ۳۹ بکریاں ۵۱ تولہ چاندی ہے تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور نہ مجموعی قیمت کی بناء پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ کیونکہ ان میں سے ہر مال کا نصاب زکوٰۃ الگ ہے اور وہ اسی مال کے ساتھ مختص ہے

سال سے کیا مراد ہے:-

زکوٰۃ کے وجوب کے لئے سال سے قمری سال مراد ہے لیکن شروع سال سے ماہ محرم مراد نہیں بلکہ جب بھی نصاب کے برابر کوئی مال کسی کی ملکیت قبضہ اور تصرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آئے گا اس مال کے لئے سال اس مہینہ سے شروع ہوگا اور بارہ قمری مہینے گذرنے پر اس مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر سال گذرنے سے پہلے پہلے مال کی نوعیت بدل گئی تو سال بھی بدل جائے گا۔ یعنی سال اس ماہ سے شروع ہوگا جس میں یہ نیا مال قبضہ و تصرف میں آیا ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ربیع الاول میں دس ہزار روپیہ آیا چھ ماہ گذرنے کو شعبان میں اس نے دس ہزار روپیہ کے مویشی خرید لئے تو اب اس مال پر زکوٰۃ کی اغراض کے لئے سال ماہ شعبان سے شروع ہوگا۔ اگر یہ مویشی سال بھر یعنی اگلے رجب تک اس کے پاس رہے تو اُن پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سال گذرنے سے پہلے پہلے اُس نے مویشی بیچ دئے اور اس روپیہ سے تجارت کی نیت سے کراکری خرید لی تو پھر سال اس ماہ سے شروع ہوگا جس میں اس نے کراکری خریدی ہے۔

اسی طرح اگر سال کے دوران میں مال کی نوعیت بدلتی جائے اور کسی مال پر سال گذرنے نہ پائے تو اس ہیرا پھیری پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

اموال پر زکوٰۃ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اکتناز، ذخیرہ اندوزی، ہولڈنگ اور مال جمع کرنے اور مہنگا کرکے بیچنے کی حرص کا قلع قمع کیا جائے اور مال جلد جلد نکالنے اور فروخت کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

اگر کسی کے قبضہ میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی مال ہو مگر سال کے دوران میں وہ نصاب سے کم رہ جائے لیکن سال کے آخر میں نصاب کے برابر یا اس سے بڑھ جائے تو زکوٰۃ کے وجوب میں دوران سال کی کمی اثر انداز نہ ہوگی اور سال کے آخر میں جو بھی مال موجود ہے اُس پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔

اگر سال کے دوران مال گم ہو جائے چرایا جائے۔ کوئی چھین لے یا کسی اَور طرح مالک کے قبضہ اور تصرف سے نکل جائے لیکن سال کے آخر میں وہی مال مل جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ہاں اگر کئی سال تک وہ مال مالک کو نہ ملے یا اس نے کسی کو قرض دیا ہوا ہو یا زیور یا مویشی کسی کے پاس رہن رکھے ہوئے ہوں یا دکاندار کا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو تو ان سب صورتوں میں صرف اسی سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی جس سال یہ مال دوبارہ اس کے قبضہ اور تصرف میں آیا ہے۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ تجارت کا جو مال خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اگراہی میں پڑا ہوتا ہے اُس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"جو مال معلّق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیئے کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلّق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء
البدر ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء
مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ۱۹۰ جلد اوّل)

مقروض کا قرضہ اگر اس کی مملوکہ جائداد اور آمدن سے بڑھ گیا ہے اور اس کی استطاعت سے باہر ہے تو قرضہ کی ادائیگی تک اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

نابالغ یا دیوانہ کا مال

نابالغ اور دیوانہ کی ملکیت میں جو مال ہے اگر تو اُسے محفوظ تجارت میں لگانے کے مواقع ہیں اور اس اعتماد پر اس مال کے نگران نے اُسے تجارت میں لگا دیا ہے تو حسب قواعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں اگر زکوٰۃ عائد ہو تو سارا سرمایہ اسی میں صرف ہو جائے گا۔

فتاویٰ

زکوٰۃ کیا ہے؟

"زکوٰۃ کیا ہے یُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ وَیُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَاءِ امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پروا نہیں اپنے عیش آرام سے کام ہے جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اسکے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جائے اور وہ کہے کہ اچھا ہے مانس ہے میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی بسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتیں ہیں فقیروں کو دیدیتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پر کہتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اسکی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔"

بدر ۳/۱/۱۹۰۸ء
فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۲۶

زیور کی زکوٰۃ

"بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہوتی ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہوتا ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتی ہیں جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اسکی زکوٰۃ دینی چاہیئے جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جاوے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے استعمال ہوتا ہے اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جاتا اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء
فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۲۷)

سوال:۔ سونے کی صورت میں زکوٰۃ کس طرح ادا کیا جاتے۔ یعنی اس کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کے لئے ہمارے نزدیک چاندی معیار ہے یعنی اگر کسی کے پاس اتنا سونا ہو جو ۵۲ تولے ۶ ماشہ کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے شخص کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے بشرطیکہ یہ سونا ایسے زیور کی شکل میں نہ ہو جسے بالعموم استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی کبھار عاریتاً مانگنے والی کو پہننے کے لئے دیدیتے ہیں بخل سے کام نہ لیا جاتا ہو (ا۔ق)

مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے

مرکزی امتحانات ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ امتحانات کے حل شدہ پرچے فوراً بھجوائیں۔ (مہتمم تعلیم)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار چند دنوں سے ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے اور کچھ صحت بھی ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور کرے اور صحت اور تندرستی والی زندگی بخشے۔ آمین۔
(محمد افضال کورنگی کریک کراچی)

(۲) برادرم عزیزم ذوالفقار احمد قمر صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بی اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار محمد جلال شمس شاہد مربی سلسلہ)

(۳) میرا پوتا عزیز رضوان بشیر کے ختنے خراب ہو گئے ہیں اور بخار کی شکایت بھی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(ملک کرم دین نمبر 38/D باغ محلہ جہلم)

تیسرا شمالی وقار عمل یکم اگست کو ہوگا (مہتمم وقار عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۲۶

میں کلثوم بیگم زوجہ رانا عبدالغفور خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بلڑی شاہ کریم۔ ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی چھ تولہ دو ماشہ چھ رتی قیمت -/۳۸۰۰ روپے

۳۔ نٹنگ مشین مالیتی -/۱۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ کلثوم بیگم زوجہ رانا عبدالغفور خان صاحب بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ ظفر احمد خان وصیت نمبر ۱۶۹۹ بلڑی شاہ کریم۔

گواہ شد۔ حبیب الرحمٰن صدر جماعت احمدیہ بلڑی شاہ کریم۔

مسل ۲۲۶۲۷

میں رفیع احمد فاروقی ولد حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی۔ قوم فاروقی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ رفیع احمد فاروقی مکان نمبر ۲۹-۴/۲۶ نہال سنگھ سٹریٹ۔ گوالمنڈی۔ کوئٹہ

گواہ شد۔ بدرالزمان زاہد وصیت ۲۱۳۲۵ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عزیز الرحمٰن خالد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۲۸

میں امۃ الحفیظ زوجہ عبدالمجید صاحب۔ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے

۲۔ کانٹے وزنی ۳/۴ تولہ طلائی قیمت -/۵۰۰ روپے

۳۔ سلائی مشین قیمت -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ عبدالمجید صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد۔ کرامت اللہ افضل ولد رحمت علی صاحب ربوہ۔

گواہ شد۔ خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۲۹

میں عبدالخالق شاد ولد میاں دین محمد صاحب قوم بھوپال پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گلشن پارک نبی پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالخالق شاد ولد میاں دین محمد صاحب گلشن پارک نبی پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام رسول وصیت نمبر ۲۷۳۴۱ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ شیخ حبیب الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ مکان نمبر ۳۶ گلی نمبر ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۰

میں سید مشہود احمد ولد سید محمود احمد قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید مشہود احمد سید محمود احمد صاحب مکان نمبر ۳۰/۲ تولہ رام روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عزیز الرحمٰن خالد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ نور احمد کارکن دفتر خدمت درویشان صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۱

میں اکبر علی شاہ ولد محمد شاہ صاحب مرحوم۔ قوم سید۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن شیخ پور روڑانجاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان واقع شیخ پور روڑانجاں مالیتی -/۸۵۰۰ روپے

۲۔ زرعی اراضی ۲ کنال ۵ مرلہ واقعہ رقبہ شیخ پور مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ سید اکبر علی شاہ ولد محمد شاہ صاحب مرحوم شیخ پور روڑانجاں P.O. خاص ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ محمد شفیع موصی نمبر ۱۴۳۱۲۔ سیکرٹری مال شیخ پور۔

گواہ شد۔ نصیر احمد موصی نمبر ۱۹۸۹۱ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخ پور۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۲

میں مرزا احمد دین ولد امام بخش صاحب قوم مغل۔ عمر ۹۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۶ء۔ ساکن جیکب آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد مبلغ -/۶۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مرزا احمد دین ولد امام بخش صاحب ناصر ٹریکٹرز قائد اعظم روڈ جیکب آباد۔

گواہ شد۔ ارشاد احمد شکیب۔ صدر جماعت احمدیہ جیکب آباد۔

گواہ شد۔ ملک مسعود احمد سیکرٹری مال جیکب آباد۔

پاکستان نیوی میں شارٹ سروس کمیشن

پاکستان نیوی میں شارٹ سروس کمیشن انجنیئرنگ الیکٹریکل اور تعلیم کے شعبوں میں درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۶ اگست ۱۹۷۶ء ہے۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ بیرکس جلسہ سالانہ

لجنات اماء اللہ کے سامنے یہ تحریک آچکی ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قیام کرنے کیلئے عورتوں کے لئے مہمان خانہ بنوایا جارہا ہے اور اس پر جو خرچ آئے گا جس کا اندازہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے اس کی ادائیگی کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات پر ڈالی ہے۔ ذیل میں ان بہنوں کے نام درج کئے جارہے ہیں جن کی طرف سے اب تک چندہ موصول ہوا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ باقی سب بہنوں کو بھی جلد از جلد اس چندہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام لجنات کی عہدہ داروں کو اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں اس تحریک کو ہر احمدی خاتون تک پہنچانا چاہیئے۔ جہاں لجنہ قائم نہیں وہاں کی بہنیں براہِ راست اپنا چندہ مجھے بھجوا دیں۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۱۰۰۰۔۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب دار الصدر غربی	"	۱۰۰۔۰۰
" " مرزا خورشید احمد صاحب "	"	۲۰۰۔۰۰
" معراج بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۲۱۔۰۰
" عائشہ بیگم صاحبہ محمد اسماعیل صاحب سابق نان پز لنگر خانہ	"	۲۰۔۰۰
" امۃ الحفیظ صاحبہ از طرف والد صاحب مرحوم ملک فضل حسین صاحب	"	۱۰۔۰۰
" منصورہ سولنگی صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت	"	۱۰۰۔۰۰
" مریم صدیقہ صاحبہ بیگم چوہدری نذیر حسین صاحب ایڈووکیٹ چک 139/R.B		۱۰۰۔۰۰
" جندہ صاحبہ بیگم طالب حسین صاحب ۱۸ ہزاری ضلع جھنگ		۴۰۔۰۰
لجنہ اماء اللہ احمد نگر		۱۴۵۔۰۰
" چک ۱۲۱ ج۔ب ضلع لائلپور		۲۰۷۔۰۰
" چوہڑ کانہ منڈی		۲۲۰۔۰۰
" بھابھڑہ ضلع سرگودھا		۱۰۰۔۰۰
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ	سانگلہ ہل	۱۰۰۔۰۰
" نواب بیگم صاحبہ	"	۲۰۔۰۰
" ثریا طاہرہ صاحبہ	"	۲۰۔۰۰
" افتخار بیگم صاحبہ	"	۱۰۔۰۰
" حلیمہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۔۰۰
" زینب بی بی صاحبہ والدہ محمد حنیف صاحب	"	۱۰۔۰۰
" بیگم بی بی صاحبہ	"	۱۰۔۰۰
" شمیم اختر صاحبہ اہلیہ عبد الستار صاحب	"	۵۔۰۰
" سرداراں بی بی صاحبہ علی محمد صاحب	"	۵۔۰۰
" ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مقبول احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

برادرم محترم مسعود احمد صاحب فاروقی ابن مکرم عبد الغفور صاحب مرحوم آف جے پور سٹیٹ کا نکاح ہمراہ طلعت یاسمین صاحبہ بنت مکرم و محترم چوہدری محمد شریف صاحب آف فتو کی نارووال ضلع سیالکوٹ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور نے بر مکان چوہدری محمد شریف صاحب فتو کی، مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۷۶ء پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔

دوسرے دن ۲۴ مئی ۱۹۷۶ء کو مکرم مسعود احمد صاحب فاروقی نے اپنے مکان واپڈا کالونی شالامار ٹاؤن لاہور میں وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا جس میں حلقہ کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین

مقصود احمد فاروقی

واپڈا کالونی شالامار ٹاؤن۔ باغبانپورہ۔ لاہور

اداریہ (بقیہ ص ۲)

حضور علیہ السلام نے اپنے ایک مرید کو یہ نصیحت فرمائی:-

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی توجہ دیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں جو درود شریف میں مذکور ہیں ...... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان نہ کبھی تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اس غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔" (مکتوبات جلد اول صـ ۲۴)

درود کے ورد سے اللہ تعالیٰ کے جو انوار نازل ہوتے ہیں ان کے بارہ میں حضور علیہ السلام اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے نہیں مل سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا بما صلّیت علٰی محمدٍ۔" (حقیقۃ الوحی صـ ۱۲۸ حاشیہ)

فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں ایسے ایم۔ایس سی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے جنہوں نے ریاضی، فزکس، کیمسٹری میں سے کسی ایک مضمون میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔

ایم۔ایڈ، بی۔ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے ایم۔ایس سی اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اطلاع

مکرمی شریف احمد صاحب بھٹی اب ہمارے ادارے سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اب وہ ہماری طرف سے کسی قسم کا لین دین کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

میاں اصغر علی حصہ دار

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ لاہور

درخواستِ دعا

(۱) مجھے ایک خاص پریشانی درپیش ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری اس پریشانی کو دور فرمائے اور مجھے کامیابی عطا کرے۔

(محمد رفیع ناصر (ناصر دواخانہ) گولبازار۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ کا میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال لائل پور میں رسولی کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(اے۔آر۔پرویز کارکن دفتر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴